سوال

(200) عیدگاہ میں نفل نماز قبل نماز عید کے ہے یا بعد میں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنحضرت ﷺ سے نفل پڑھنا عیدگاہ میں قبل نماز عید کے یا بعد نماز عید کے ثابت ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت مرقومہ واضح ہو کہ آنحضرت ﷺ سے عیدگاہ میں نفل پڑھنا ثابت نہیں ہے نہ قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز عید کے بلکہ نہ پڑھنا ثابت ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلھما ولا بعدھما رواہ البخاری ومسلم کذا فی المشکوۃ (ترجمہ) ''ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پڑھیں دن فطر کے دو رکعتیں نہ پڑھی پہلے ان کے اور نہ پیچھے ان کے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور امت کو کرنے نہ کرنے دونوں میں اقتدا واتباع رسول اللہ ﷺ کی لازم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لقد[1] کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الایۃ ونیز فرماتا ہے۔ ما اتکم الرسول فخذوہ وما نھکم عنہ فانتھوا اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: واحسن[2] الکلام کلام اللہ وخیر الھدی ھدی محمد الحدیث۔ وما علینا الا البلاغ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ السید محمد نذیر حسین عفی عنہ (سید محمد نذیر حسین)

مسئلہ:

واضح ہو کہ عیدگاہ میں نفل پڑھنے کی بابت علماء کا اختلاف ہے علماء سلف کوفہ کے قبل نماز عید کے عیدگاہ میں نفل پڑھنا جائز نہیں رکھتے اور بعد نماز کے جائز رکھتے ہیں اور علمائے بصرہ کے قبل نماز عید کے جائز رکھتے ہیں اور بعد نماز کے جائز نہیں رکھتے اور علمائے مدینہ منورہ کے نہ قبل نماز عید کے جائز رکھتے ہیں اور نہ بعد نماز عید کے۔ ان تینوں مذہبوں میں مذہب علمائے مدینہ منورہ کا مطابق فعل آنحضرت ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہے کیونکہ آنحضرت نے کبھی نہ گھر میں قبل نماز عید کے نفل نماز پڑھی اور نہ عیدگاہ میں نہ قبل نماز کے نہ بعد نماز کے اور نہ صحابہ کرام سے کبھی پڑھنا منقول ہے پس یہی مذہب حق ہے اسی پر عمل کرنا چاہیے کہ اتباع سنت وترک سینہ نبویہ امت مرحومہ کو نصیب ہوا اور اتباع واقتدا آنحضرت ﷺ کے فعل وترک فعل دونوں میں ضروری ہے۔ قال[3] اللہ تعالیٰ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ الایۃ وقال[4] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احسن الکلام کلام اللہ واحسن الھدی ھدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جب آنحضرت ﷺ نے کبھی نہ گھر میں قبل نماز عید کے نفل پڑھے اور نہ عیدگاہ میں نہ قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز عید کے۔ تو جو کوئی برخلاف اس کے کرے یعنی عیدگاہ میں قبل نماز کے یا بعد نماز کے نفل پڑھے یا گھر میں نفل پڑھ کر عیدگاہ میں جائے سو وہ حدیث من[5] عمل عملا لیس علیہ امرنا فھو رد کا مصداق ہوگا اور بہ سبب عدم ثبوت نفل کے عیدگاہ میں آنحضرت ﷺ سے عبداللہ بن مسعود اور حذیفہؓ عیدگاہ میں نفل پڑھنے سے لوگوں کو منع کرتے تھے۔ روی[6] سعید بن منصور فی سننہ عن ابن سیرین ان ابن مسعود وحذیفۃ قاما ونھیا الناس ان یصلوا یوم العید قبل خروج الامام الی المصلی۔ واللہ اعلم بالصواب، حررہ السید محمد نذیر حسین عفی عنہ۔

ھوالموفق :

فی الواقع عیدگاہ میں نفل پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں نہ قبل نماز عید کے اور نہ بعد نماز عید کے بلکہ نہ پڑھنا ثابت ہے اور اسی طرح قبل نماز عید کے گھر میں بھی نفل پڑھنا ثابت نہیں ہاں بعد نماز عید کے گھر میں آکر دو رکعت نفل پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ بلوغ المرام میں ہے۔ عن[7]ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لایصلی قبل العید شیئا فاذا رجع الی منزلہ صلی رکعتین رواہ ابن ماجہ باسناد حسن وقال فی السبل صفحہ 173 جلد1 واخرجہ الحاکم واحمد وروی الترمذی عن ابن عمر نحوہ وصححہ انتھی۔ کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفی عنہ۔

---

[1] جو رسول ﷺ تمہیں دے اس لے لو اور جس سے روکے اس سے باز آجاؤ۔

[2] بہترین کلام اللہ کی کلام ہے اور بہترین راستہ محمدؐ کا راستہ ہے۔

[3] تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں بہترین نمونہ ہے۔

[4] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بہترین کلام اللہ کی کلام ہے اور بہترین راستہ محمدؐ کا راستہ ہے۔

[5] جو کوئی ایسا کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ کام مردود ہے۔

[6] حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت حذیفہ دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو عید کے دن امام کے نکلنے سے پہلے نفل نماز پڑھنے سے روکنے لگے۔

[7] رسول اللہ ﷺ عید کی نماز سے پہلے کچھ نہیں پڑھتے تھے اور جب گھر واپس آتے تو دو رکعت پڑھتے۔

فتاوی نذیریہ

جلد01ص631

محدث فتویٰ